سُورَةُ الْبَقَرَةِ مَدَنِيَّةٌ

توحیداور شرک کی متقابل اقسام

1. توحید فی الرُّبوبیت ---شرک فی الرّبوبیت
2. توحید فی الُالوہیت ---شرک فی الُالوہیت
3. توحید فی الاسماء و الصفات ---شرک فی الاسماء و الصفات
4. توحید فی التحریم ---شرک فی التحریم
5. توحید فی الاحکام ---شرک فی الاحکام

عقیدۂ توحیداور حقیقت شرک سمجھنے کیلئے ضروری ہے کہ ان دونوں کی متقابل اقسام کو سمجھا جائے توحیداور شرک کی اقسام کا اجمالی تعارف پیش کیا جارہاہے۔اس سے یہ امر بخوبی نکھر کر سامنے آجائے گا کہ کسی چیز پر شرک کا اطلاق تب ہوگا جب اس کے ذریعے توحید کی اس قسم کی نفی ہو گی جو صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے لئے ثابت ہو۔

توحید کی اقسام:

ائمۂ عقائد وکلام نے توحید کی مندرجہ ذیل پانچ اقسام بیان کی ہیں:

1. توحید فی الرُّبوبیت
2. توحید فی الالوہیت
3. توحید فی الاسماء و الصفات
4. توحید فی التحریم
5. توحید فی الاحکام

ذیل میں ان پانچوں کی مختصراًوضاحت پیش کی جارہی ہے۔

1:توحید فی الرُّبوبیت:

توحید فی الربوبیت سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے واجب الوجود ہونے پر اور اُس کی وحدت مطلقہ پر ایمان لایا جائے اور اس امر کا اقرار کیا جائے کہ اللہ تعالیٰ کے ایک رب اور پروردگار ہونے میں کوئی اس کا شریک نہیں۔توحید کی یہ قسم اللہ تعالیٰ کو خالق،مالک،رازق،

© copy rights reserved

پروردگار اور مدبر الامور جاننے اور ماننے سے عبارت ہے۔ اللہ تعالیٰ وحدہ لاشریک ہے، کوئی اس کا شریک اور ہمسر نہیں۔ اس کی بیوی نہیں، اس کے والدین اور اولاد نہیں جیسا کہ سورہ اخلاص میں بیان کیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کائنات کا خالق اور مالک بالذات ہے اور اُس کی خالقیتِ مطلقہ میں کوئی شریک نہیں۔

2: توحید فی الألوہیت:

توحید فی الالوہیت کو توحید عبادت بھی کہتے ہیں۔ اس سے مراد یہ ہے کہ عبادت کے لائق صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے، صرف اسی کی ذات اس قابل اور لائق ہے کہ اس کی عبادت کی جائے۔ اس کے علاوہ کوئی اور یہ حق نہیں رکھتا کہ اُس کی پرستش کی جائے۔ وہی ذات ہے جو عبادت کی مستحق ہے۔

اللہ تعالیٰ اکیلا و تنہا حقدار ہے کہ جملہ دعائیں، التجائیں اور مناجات اُس سے کی جائیں۔ شدائد و مصائب میں صرف اور صرف اُسی پر توکل کیا جائے۔ حقیقی مستجابُ الدّعوات اُسی کی بارگاہ ہے۔

اللہ تعالیٰ عالم الغیب والشہادۃ ہے۔ اس کا علم بالذات، بالقدرت، کلی اور "وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهِ" کی شان کا حامل ہے۔

3: توحید فی الاسماء و الصفات:

جس طرح اللہ تبارک و تعالیٰ اپنی ذات کے اعتبار سے واحد اور یکتا ہے اسی طرح اسماء و صفات اور افعال کے اعتبار سے بھی واحد اور یکتا ہے۔ پھر جس طرح اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس بے مثل ہے اسی طرح اس کے خاص اسماء و صفات اور افعال میں بھی کوئی اس کا شریک و مثیل نہیں۔ وہ تدبر فی الامور میں واحد، یکتا و یگانہ ہے۔

4: توحید فی التحریم:

توحید فی التحریمات سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے متعین کئے گئے بعض مقامات، مہینے، قربانی کے جانور، نذر و نیاز، حلف اور احکام کی حلت و حرمت کو اللہ تعالیٰ کے لئے ہی مختص سمجھا جائے۔

اللہ تعالیٰ کے لئے پیش کردہ قربانیوں اور منتوں میں توحید کا معنی یہ ہے کہ منت صرف اللہ تعالیٰ کے لئے خاص ہے، کسی اور کے لئے جائز نہیں۔ اسی طرح نذر، صدقہ اور خیرات بطور عبادت صرف اللہ کے لئے ہے کسی اور کے لئے نہیں۔

© copy rights reserved

اللہ تعالیٰ کے نام پر اُٹھائی جانے والی قسم اور حلف میں توحید یہ ہے کہ شرعی حلف صرف اللہ تعالیٰ کے لئے خاص ہے کسی اور کے لئے جائز نہیں۔اسی پر احکام شرعی مرتب ہوں گے۔

5: توحید فی الاحکام:

اس سے مراد یہ ہے کہ صرف اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ احکام شریعت کو مانا جائے جنہیں اُس نے بذریعہ وحی اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطہ سے اُمت کو عطا کئے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عطا کردہ احکام بھی اللہ رب العزت ہی کے عطا کردہ تصور ہوں گے کسی اور کے اقوال کو قرآن وسنت جیسی حجت نہیں مانا جائے گا۔

شرک کی تعریف:

شرک اُسے کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی ذات یا صفات میں کسی دوسرے کو شریک کرے،ذات میں شرک کرنے کے معنی یہ ہیں کہ دو تین خدا ماننے لگے،جیسے عیسائی کہ تین خدا ماننے کی وجہ سے مشرک ہیں،اور جیسے آتش پرست کہ دو خدا ماننے کی وجہ سے مشرک ہوئے،اور جیسے بت پرست کہ بہت سے خدا مان کر مشرک ہوتے ہیں۔صفات میں شرک کرنے کا معنی یہ ہے کہ اللہ کی صفات کی طرح کسی دوسرے کے لیے کوئی صفت ثابت کرنا،کیوں کہ کسی مخلوق میں خواہ وہ فرشتہ ہو یا نبی،ولی ہو یا شہید،پیر ہو یا امام،اللہ تعالیٰ کی صفتوں کی طرح کوئی صفت نہیں ہو سکتی۔

شرک کی بھی پانچ اقسام مندرجہ ذیل ہیں:

1. شرک فی الربوبیت
2. شرک فی الألوہیت
3. شرک فی الاسماء و صفات
4. شرک فی التحریم
5. شرک فی الاحکام

© copy rights reserved

1. شرک فی الربوبیت:

اللہ تعالیٰ کے واجب الوجود ہونے اور اس کی وحدتِ مطلقہ پر ایمان نہ لانا توحید ربوبیت میں شرک ہے۔اللہ تعالیٰ کی ذات کے علاوہ دوسروں کو اُس کا شریک ٹھہرانا، کسی کو اُس کا ثانی و ہمسر ماننا اور اُس کے لئے بیوی، والدین اور اولاد کا عقیدہ رکھنا شرک فی الذات ہے۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کو کائنات کا خالق اور مالک بالذات ماننا شرک ہے۔

2. شرک فی الألوہیت:

اِس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات کے علاوہ کسی غیر کو اُس کی عبادت میں شریک مانا جائے۔

3. شرک فی الاسماء و صفات:

توحید فی الاسماء والصفات کے برعکس کسی غیر کو اللہ تعالیٰ کے خاص اسماء وصفات میں شریک سمجھنا شرک فی الاسماء والصفات ہے۔

شرک فی القدرت: یعنی خدا تعالیٰ کی طرح صفتِ قدرت کسی دوسرے کے لیے ثابت کرنا، مثلاً: یہ سمجھنا کہ فلاں پیغمبر یا ولی یا شہید وغیرہ پانی برسا سکتے ہیں یا بیٹا بیٹی دے سکتے ہیں یا مرادیں پوری کر سکتے ہیں یا روزی دے سکتے ہیں یا مارنا جِلانا اُن کے قبضے میں ہے یا کسی کو نفع اور نقصان پہنچانے پر قدرت رکھتے ہیں؛ یہ تمام باتیں شرک ہیں۔

شرک فی العلم: یعنی اللہ تعالیٰ کی طرح کسی دوسرے کے لیے صفتِ علم ثابت کرنا، مثلاً یوں سمجھنا کہ خدا تعالیٰ کی طرح فلاں پیغمبر یا ولی وغیرہ غیب کا علم رکھتے تھے یا خدا کی طرح ذرّہ ذرّہ کا انہیں علم ہے یا دور و نزدیک کی تمام چیزوں کی خبر رکھتے ہیں یہ سب شرک فی العلم ہے۔

شرک فی السمع والبصر: یعنی خدا تعالیٰ کی صفتِ سمع یا بصر میں کسی دوسرے کو شریک کرنا، مثلاً: یہ اعتقاد رکھنا کہ فلاں پیغمبر یا ولی ہماری تمام باتوں کو دور و نزدیک سے از خود سن لیتے ہیں یا ہمیں اور ہمارے کاموں کو ہر جگہ سے دیکھ لیتے ہیں؛ سب شرک ہے۔

4. شرک فی التحریم:

اس سے مراد یہ ہے کہ نذر یعنی منت اور دیگر تحریمات جو صرف اللہ تعالیٰ کی ذات کے لئے خاص ہیں انہیں یا ان کے مماثل تحریمات کو غیر کے لئے ثابت کیا جائے۔ کفار و مشرکین کی طرح اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کے لئے منتیں ماننا، کھیتی باڑی، کاروبار اور چوپایوں کے حصے بطور نذر و عبادت ماننا شرک فی التحریم کہلاتا ہے۔

© copy rights reserved

اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کے نام کا شرعی حلف اُٹھانااور اسکے توڑنے پر شرعاً کفارہ کو واجب سمجھنا جیسے کفار ومشرکین لات وعزی اور ھبل ومنات کے لئے قسم اُٹھاتے تھے۔یہ شرک فی الحلف کہلاتا ہے۔

نیز بہت سے کام ایسے ہیں کہ ان میں شرک کی ملاوٹ ہے،ان تمام کاموں سے پرہیز کرنا بھی لازم ہے، جیسے: نجومیوں سے غیب کی خبریں پوچھنا،پنڈت کو ہاتھ دکھلانا، کسی سے فال کھلوانا، قبروں پر چڑھاوا چڑھانا،نذر نیاز،اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کے نام کی قسم کھانا، تصویروں کی تعظیم کرنا، کسی پیر یا ولی کو حاجت روا، مشکل کشا کہہ کر پکارنا، کسی پیر کے نام کی سر پر چوٹی رکھنا یا محرم میں اماموں کے نام کا فقیر بننا، وغیرہ۔

5. شرک فی الاحکام:

اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے نبی حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطہ سے اُمتِ مسلمہ کو جو احکام وتعلیمات عطا فرمائی ہیں وہی قابل عمل اور باعث نجات ہیں۔ان کے علاوہ کسی اور کے احکامات اور تعلیمات کو اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ شریعت یا اس کے مثل ماننا کسی اور کے اقوال کو قرآن وسنت جیسی حجت تسلیم کرنا شرک فی الاحکام کہلاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا وہ ازلی فرمان جو اس نے کائنات کو وجود میں لانے کے لئے جاری فرمایا اس میں اللہ کے ساتھ کسی اور کو بھی شریک سمجھنا شرک فی الحکم الکونی ہے۔

شرک فی الالوہیت کی مزید اقسام:

توحید فی الاُلوہیت کی طرح شرک فی الالوہیت کی چار اقسام ہیں:

(1) شرک فی العبادت:

اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کو معبود ماننا شرک فی العبادۃ ہے۔

(2) شرک فی القدرت:

اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کو قادر مطلق اور حقیقی متصرف بالذات ماننا شرک فی القدرت ہے۔

(3) شرک فی الدعا:

اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور سے دعائیں مانگنا اور اس پر دعاؤں کے قبول یا عدم قبول کا یقین رکھنا اور اس پر بالذات توکل کرنا شرک فی الدعا ہے۔

(4) شرک فی العلم:

اللہ تعالیٰ کے سواء کسی اور کو عالم بالذات، بالقدرت اور حقیقی معنی میں محیط بالکل سمجھنا شرک فی العلم ہے۔

شرک فی الاسماء و الصفات کی اقسام:

توحید فی الاسماءوالصفات کی طرح شرک فی الاسماءوالصفات کی تین قسمیں ہیں:

(1) شرک فی الاسماء:

اللہ تعالیٰ کے خاص اسماء میں کسی اور کو شریک سمجھنا شرک فی الاسماء ہے۔

(2) شرک فی الصفات:

اللہ تعالیٰ کی ذات کے علاوہ دوسروں کو اُس کی خاص صفات میں شریک ٹھہرانا شرک فی الصفات ہے۔

(3) شرک فی الافعال:

اللہ تعالیٰ کے علاوہ دوسروں کو اُس کے خاص افعال میں شریک ٹھہرانا شرک فی الافعال ہے۔

توحید اور شرک کا تعیّن:

توحید اور شرک کی مذکورہ بالا تقسیم کا منطقی نتیجہ یہ نکلا کہ شرک کے ثبوت کے لئے توحید کی بالصراحت نفی لازم ہے کیونکہ شرک ایک واضح اور معین شرعی اصطلاح ہے

توحید ایک سمت میں ہے تو شرک اس کی دوسری سمت میں ہے۔ اگر کوئی توحید کی مخالف سمت میں جائے گا تبھی وہ شرک کا مرتکب ہو گا۔ یہ بڑا اہم نکتہ ہے کہ کسی چیز کو شرک Declare کرنے سے پہلے یہ تعیّن کرنا لازمی ہے کہ توحید کے کس Article، ضابطے اور درجے کی نفی ہوئی ہے۔ بدقسمتی سے بعض لوگ شریعت کا یہ بنیادی تقاضا سمجھے بغیر بے دریغ شرک کا فتویٰ صادر کرتے رہتے ہیں اور

© copy rights reserved

اپنی فتویٰ بازی سے لوگوں کو مشرک کہنے سے ذرہ بھر نہیں ہچکچاتے۔وہ یہ نہیں جانتے کہ شرک کوئی عمومی نہیں بلکہ خصوصی تصور (Specific Concept) ہے۔

شرک محض گناہ، بدعقیدگی اور غلط بات نہیں بلکہ کفر کا ارتکاب ہے، حتّٰی کہ بدعت کو بھی شرک کے زمرے میں نہیں رکھا جا سکتا۔ اگر کوئی چیز حرام ہے تب بھی آپ اسے شرک نہیں کہہ سکتے۔ شرک ہونے کے لئے لازمی ہے کہ وہ صریحاً عقیدۂ توحید کی نفی ہو۔ شرک کا مرتکب محض حرام وناجائز کا مرتکب نہیں ہوتا بلکہ یکسر ایمان سے خارج اور کافر ہو جاتا ہے۔

شرک کا معاملہ انتہائی گھمبیر اور پیچیدہ ہے۔اسے کبھی عمومی اور معمولی انداز سے نہیں لیناچاہیے ورنہ خود عقیدۂ توحید مذاق اور کھیل بن جائے گا۔شرک ہر صورت میں شرک ہی رہے گا جو ناقابل معافی جرم اور ظلمِ عظیم ہے۔

اُمتِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم شرک پر متفق نہیں ہوگی۔ جیساکہ

بخاری شریف میں ہے، کہ

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِاعظم صلی اللہ علیہ وسلم منبر شریف پر جلوہ گر ہوئے اور فرمایا بیشک میں تمہارا سہارااور تم پر گواہ ہوں اللہ تعالیٰ کی قسم! میں اپنے حوضِ کوثر کو اس وقت بھی دیکھ رہا ہوں اور بیشک مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں عطا کی گئی ہیں اور بے شک مجھے یہ خطرہ نہیں کہ تم میرے بعد شرک کرنے لگوگے مجھے اس بات کا ڈر ہے کہ تم دنیا کے جال میں پھنس جاؤگے۔

بخاری شریف جلداول، کتاب الجنائز

جب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرے بعد میری اُمت کے شرک میں مبتلا ہونے کا اندیشہ نہیں، تو اس کا مطلب ہے کہ مسلمان مشرکانہ عقائد واعمال میں مبتلا ہی نہیں ہوں گے، پھر انہیں مشرک کیوں کر کہا جاسکتا ہے؟

جہاں تک اس فرمان رسول کا تعلق ہے، بلاشبہ صحیح ہے۔اس حدیث کی صحت میں کوئی شک نہیں۔ لیکن اس حدیث کا مطلب یہ قطعا ہرگز نہیں ہے کہ امت محمدیہ کا کوئی فرد بھی کبھی شرک کا ارتکاب نہیں کرے گا۔

© copy rights reserved

کیونکہ دوسری متعدد احادیث میں آپ نے اپنی امت کے افراد کے بھی شرک میں ملوث ہونے کی پیشن گوئی فرمائی ہے، سند کے لحاظ سے یہ روایات بھی صحیح ہیں۔

محدثین نے وضاحت فرمائی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان صحابہ کرام کے متعلق ہے، یہ آپ نے اپنی ساری اُمت کی بابت نہیں بلکہ صرف صحابہ کی بابت فرمایا ہے کہ مجھے ان سے شرک کا اندیشہ نہیں۔ ضمیر خطاب میں خطاب صحابہ سے ہے، ساری امت سے نہیں اور اگر اسے ساری امت سے متعلق مانا جائے تو مطلب ہو گا کہ ساری امت شرک میں مبتلا نہیں ہو گی، بلکہ اگر کچھ لوگ شرک کریں گے تو ایک گروہ ضرور توحید پر قائم رہے گا اور اس کی طرف دعوت دے گا۔ چنانچہ اہل توحید و اہل سنت کا ایک گروہ ایسا چلا آرہا ہے اور اب بھی ہے کہ وہ مشرکانہ عقائد و اعمال سے پاک اور توحید و سنت پر قائم ہے۔

النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم، فَقَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ، لَلشِّرْكُ فِيكُمْ أَخْفَى مِنْ دَبِيبِ النَّمْلِ، فَقَالَ أَبو بَكْرٍ: وَهَلِ الشِّرْكُ إِلَّا مَنْ جَعَلَ مَعَ اللهِ إِلَهًا آخَرَ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَلشِّرْكُ أَخْفَى مِنْ دَبِيبِ النَّمْلِ، أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى شَيْءٍ إِذَا قُلْتَهُ ذَهَبَ عَنْكَ قَلِيلُهُوَكَثِيرُهُ؟ قَالَ: قُلِ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ أُشْرِكَ بِكَ وَأَنَا أَعْلَمُ، وَأَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا أَعْلَمُ. صحيح (الألباني)

احمد اور طبرانی ابی موسی سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا کہ ایک دن آپ ﷺ نے ہمیں ایک خطبہ ارشاد فرمایا آپ ﷺ نے فرمایا

اے لوگو! اس شرک سے بچ جاؤ۔ کیونکہ یہ چیونٹی کی چال سے بھی زیادہ ہلکا ہے تو صحابہ نے آپ ﷺ سے پوچھا

یارسول اللہ ﷺ اگر یہ چیونٹی کی چال سے بھی زیادہ مخفی ہے تو ہم اس سے کیسے بچ سکتے ہیں؟

آپ ﷺ نے فرمایا یہ دعا کیا کرو

اے اللہ! ہم اس بات سے تیری پناہ میں آتے ہیں کہ تیرے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرائیں۔ خواہ جانے میں یا انجانے میں

آپ نے اس حدیث پر غور کیا؟ گویا شرک کا معاملہ اتنا حساس اور مخفی ہے کہ صحابہ بھی پریشان ہو کر سوال کر بیٹھے کہ اس سے بچنے کی کیا صورت ہے۔ اور آپ ﷺ نے دعا سکھائی یعنی اللہ کی توفیق اور اس کی مدد کے بغیر ہم اس سے بچ ہی نہیں سکتے۔ اور ہمارا رویہ یہ ہوتا ہے کہ اس بات پر اتراتے پھرتے ہیں کہ ہم بڑے موحد ہیں۔ نعوذ باللہ من ذالک

 © copy rights reserved